قلم برداشتہ

"شرم و حیا سے آنکھ تہی اور مہر و وفا سے دل خالی"

سید عطاء المحسن بخاری

پاکستان کے بارہ کروڑ مسلمانوں کی خاکستر ہی تو ہے جسے دیکھ کر پاکستانی لبرل، ڈیموکریٹک، "سوشل ججوں" نے عیسائی کافروں کے حق میں فیصلے دیئے اور ان ججوں کو پاکستان کی فاسق و فاجر، عیسائیوں کی بھکاری حکومت نے یہ جرأت بھی دی کہ وہ توہینِ رسول کے مرتکب کافروں، ملحدوں، زندیقوں اور جہنمیوں کو تحفظات مہیا کرے۔ ایمیگریشن کو یہ اختیار بھی دیا کہ وہ ان خبیث و مردود افراد کو بیرونِ ملک جانے کے لئے وہ تمام سہولتیں بخش دے جو سعودی حکومت نے امریکیوں کو عطاء کر رکھی ہیں اور اسپر یہ دعویٰ کہ اے پاکستان تجھے جنت بنائیں گے ہم، اے پاکستان جنت نشان، واہ واہ کوٹھیاں وزارتیں مکان، لیڈروں کی منزلِ مراد کیسی۔

یہ جنت ہے؟ جسمیں نبی کریم ﷺ کا استخفاف کرنے والے کو معزز شہری سمجھا جائے۔

یہ جنت ہے؟ جس میں نبی کریم ﷺ کے اعمالِ مبارکہ کو لبرل ازم کی بھینٹ چڑھا دیا جائے۔

یہ جنت ہے؟ جس میں اسلام یتیم خانے کی چھت پہ کھڑا چاروں طرف ٹکر ٹکر دیکھے اور عزت کی بھیک مانگے۔

یہ جنت ہے؟ جس میں دین والوں کو ٹھٹھول اور تمسخر کا سنبل بنا دیا جائے۔

یہ جنت ہے؟ جس کے دانشور حضور ﷺ کی زندگی کے بعض گوشوں پر آزادانہ تنقید کریں۔

لعنت ہے ایسی جنت پر
خاک اسکی مانگ میں
سیاہی اسکے بدرخ پر
پھٹکار اسکے اقتدار پر
بربادی و تباہی اس کے اعوان و انصار کے لئے

سیاسی بھکاریو، اقتداریو، استبداد کی گندی کوکھ سے جنم لینے والے جاگیردارو، نام نہاد اشرافیہ کے بدکارو، حرام خورو! جب تک تم امریکہ، فرانس، جرمنی، برطانیہ کی دریوزہ گری اور نوکری نہیں چھوڑو گے اس وقت تک تمہارے اقتدارِ ناہنجار میں یہ بدمعاشیاں ہوتی رہیں گی۔ یہ خرمستیاں رواداری کے نام پر برداشت کرائی جائینگی۔ تمہاری "سوشل جمہوری زندگی" اس فکری و اعتقادی حرام کاری کے لئے ترغیبات دلاتی رہے گی، مہیا کرتی رہے گی، سجاتی سنوارتی رہے گی کہ تم اسی کو زندگی سمجھتے ہو۔ تم دینی پابندیوں کو مُلّا ازم کہ کر رد کرتے ہو۔ تم اسی آزادی کے بھکاری ہو جو ہندوؤں کو ہندوستان اور دنیا بھر کے کافرستان میں حاصل ہے۔ حالانکہ تم جانتے ہوا نہیں یہ آزادی کس بربادی کے عوض ملی ہے! تم ایسے نابکار ہو، تم چاہتے ہو کہ تم بھی اسی

طرح کی بربادیوں کے معاوضہ میں آزادیاں حاصل کرو۔ میرے ایک دوست جو اس وقت پیپلز پارٹی کے ایم ۔این ۔اے ۔ہیں بتاتے ہیں کہ جب وہ برطانیہ میں تعلیمی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے تو ان کی ایک ہم جماعت "ویمنز فریڈم" کا راگ الاپنے لگی اور اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے لگی میں نے اسلام میں عورت کے

حقوق و فرائض پر تو اس سے بحث نہ کی کیونکہ میں جانتا تھا یہ بت کافر جن نام نہاد مسلمان مردوں اور عورتوں کو دیکھ کر اسلام پر زبان طعن کھولتی اور ماحول میں زہر گھولتی ہے وہ محض لیبر ہے، جاہل ہے، سوشل اینیمل ہے، محض نسلی مسلمان ہے وہ بھی "پیراں دتہ ولد نتھا" کی حد تک اور بس۔ ایکسپلائٹر مولویوں اور پیروں کی شکارگاہ۔ میں نے اس سے بڑے نرم رویہ سے پوچھا! تم برطانوی عورتوں نے آزادی مانگی، تمہیں آزادی مل گئی۔ تم ماں سے آزاد ہوئیں اور باپ کی نگاہ خوردبین سے بھی بری ہو گئیں۔ خاوند کی وفاؤ تعلق سے بھی بے نیاز ہو گئیں۔ جہاں گھاس چرنے کو تمہارا جی چاہے تم چر لیتی ہو۔ تمہیں اسکی بھی چھٹی مل گئی۔ اب تم کونسی آزادی کے لئے ہاتھ پاؤں مارتی ہو، نعرے لگاتی ہو، جلوس نکالتی ہو، اخبارات میں مضامین لکھتی ہو؟ پس کافرہ مبہوت ہو گئی۔ وہ لاجواب ہو گئی، اسکے پاس کہنے یا بکنے کو کچھ نہ تھا، وہ ششدر و حیران میرے منہ کو تکتی رہی اور بالآخر اسکی آنکھیں بھیگ گئیں اور ندامت سے جھک گئیں۔ مگر ان لبرل پاکستانیوں کے نہ سر جھکتے ہیں نہ انکی اکڑی ہوئی گردن کا سریا نکلتا ہے، نہ انکی آنکھ نیچی ہوتی ہے، نہ ان کی آنکھوں سے ندامت کے آنسو ڈھلکتے ہیں۔

شرم و حیاء سے آنکھ تہی اور مہر و وفا سے دل خالی

ان کے پشم دیدے، روئے زرد، گناہوں سے آلودہ جسم، پلید کوکھیں، خبیث قدم، بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ اصلاً بدبودار اور سپرے سے خوشبودار سفید کالر یا خاکی کالر میک اپ سے حسین تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اکثریت میں ہیں اور واضح اکثریت کی فکر میں ہیں۔

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں ہنود

یہ سرکاری و درباری بزرگوں کی نگرانی میں ہونے والی ہڑتالیں، جلوس، بیان بازی، تقریر سازی، نہ ترکی نہ تازی۔ محبت کے زبان دان اور راز دار بنو، قدم روکو، پیچھے ہٹو، گنہگارو آؤ دینے چلیں، دینی پابندیاں قبول کریں، اعمال نبوت اپنائیں، نقوش نبوت پر چلیں، نبوت کے نقشہ کے عین مطابق زندگیاں ڈھال لیں کہ زندگی یہی تو ہے، بندگی یہی تو ہے، جہاں کا ثبات اسی سے ہے، آخرت میں نجات اسی سے ہے!

کوئی ہے جو کان دھرے؟